فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم یکشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ | ۲۰ فتح ۱۳۴۵ہش ۷ رمضان المبارک ۱۳۸۶ھ ۲۰ دسمبر ۱۹۶۶ء | نمبر ۲۷۹

اخبار احمدیہ

—• ربوہ ۱۹ دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

—• کل حضور نے یہاں نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے رمضان کی ان برکات پر روشنی ڈالی جن کا تعلق قرآن مجید کی آیت وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ سے ہے۔ خطبہ کے دوران حضور نے اہل ربوہ کو جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے احباب کے لئے اپنے مکان یا ان کے بعض حصے پیش کرنے کی تحریک فرمائی۔ حضور نے واضح فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کے لئے اپنے مکان پیش کرنا ایک بہت بڑی سعادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی نصرت حاصل کرنے کا ایک اہم ذریعہ

بابرکت ایام قریب آرہے ہیں حصولِ برکت و سعادت کا ابھی سے عزم کرلیں

جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات

"اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں"

"میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسے کے لئے سفر اختیار کریں خدا ان کے ہم و غم دور فرمائے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے"

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام (۱۱، ۱۲، ۱۳ جنوری ۱۹۶۷ء) قریب آرہے ہیں۔ احباب جماعت کو اس جلسہ میں شرکت کی ابھی سے تیاری شروع کردینی چاہئیے اور یہ عزم کرلینا چاہئیے کہ وہ انشاء اللہ العزیز امسال بھی اس مبارک اجتماع میں ضرور شریک ہوں گے اور اس کی ان عظیم الشان برکتوں اور سعادتوں سے حصہ لیں گے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ وابستہ کی ہیں۔ اس میں شمولیت سے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک درد و سوز میں ڈوبی ہوئی ان دعاؤں کے وارث ٹھہریں گے۔ جو مسیح پاک علیہ السلام نے ان تمام لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور کیں کہ جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان دعاؤں کا وارث ٹھہرنا کوئی معمولی انعام نہیں ہے۔ یہ وہ سعادت ہے کہ اگر اس کے حصول کے لئے انسان کو تکلیف بھی اٹھانی پڑے تو وہ اسے عین راحت سمجھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس للّٰہی جلسہ کی عظمت و اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے۔ ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ ہرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں جاتی اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ بالآخر میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کردے اور ان کے ہم و غم دور فرمائے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہ ان پر کھول دے اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل اور رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۰ دسمبر ۱۹۶۷ء

نشانات

(۱۰)

یہ بات کہ تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی اس کا بھی آغاز ہو چکا ہے۔ بھارت۔ افریقہ اور یورپ میں آپ کی نسل کے افراد پہنچ چکے ہیں۔ انشاء اللہ دنیا کے دوسرے ملکوں میں بھی پھیلتے چلے جائیں گے اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کو "برکت دوں گا" تو یاد رکھنا چاہئیے کہ یہاں برکت سے صرف تعداد کی افزائش مراد نہیں بلکہ ہر قسم کی برکت ہے کوئی فرد بھی ایسا نہیں ہوگا جو آپ کے عقائد سے منحرف ہو جائے گا۔ بلکہ اس صداقت پر قائم رہے گا جو آپ لائے ہیں۔ ہر ایک آپ کو امتی نبی مانے گا اور ہر ایک قدرت ثانیہ یعنی خلافت المسیح سے وابستہ رہے گا انشاء اللہ۔

جو لوگ "خلافت" کو عام پیری مریدی کہتے ہیں وہ ذرا اس پر غور کریں۔ اگر یہاں بھی گدی نشینی کا سلسلہ ہوتا (نعوذ باللہ) تو اب تک انتشار کی راہیں کھل گئی ہوتیں۔ مگر نہ اب تک ایسا ہوا ہے اور نہ انشاء اللہ کبھی قیامت تک ایسا ہوگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ خلافت قیامت تک رہے گی۔

ذریت کے متعلق پیشگوئی کے مندرجہ ذیل الفاظ پر ایک بار پھر غور کیجئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

تیری ذریت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی

یہاں "سرسبز" کا لفظ استعمال کرکے اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو شجرہ طیبہ سے تشبیہ دی ہے۔ اور ذریت کو اس شجرہ طیبہ کی شاخیں قرار دیا ہے۔ جو آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔ درخت کی شاخیں اسی وقت سرسبز رہتی ہیں جب تک وہ درخت کے ساتھ پیوستہ ہوں۔ اگر کوئی شاخ کٹ کر الگ ہو جائے تو وہ سرسبز نہیں رہ سکتی۔ تھوڑے ہی وقت میں مرجھا کر سوکھ جاتی ہے۔ اور ایندھن کے لائق ہو جاتی ہے۔ اقبال ؎

پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

اس تشبیہ سے یہ دکھانا منظور ہے کہ آپ کی ذریت آپ کے عقائد پر قائم رہے گی۔ اور آپ کی صفات سے مزین ہوگی جس طرح ایک شیریں پھل والے درخت کی ہر سرسبز شاخ شیریں پھل ہی دیتی ہے نہ کہ کڑوا پھل۔ اسی طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی طرح صراط مستقیم پر چلتی رہے گی۔ اور نہ صرف منقطع نہیں ہوگی بلکہ خیر کے پھل دیتی رہے گی۔ اس سے ثابت ہوا کہ آپ کی ذریت یقیناً آپ کے عقائد پر قائم رہے گی۔ دوسرے لفظوں میں وہی عقائد صحیح طور پر آپ کے عقائد ہوں گے جن کو آپ کی ذریت اختیار کئے ہوگی۔ اور ان عقائد سے جو الگ عقائد ہوں گے۔ وہ قطعاً سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عقائد نہیں ہوں گے۔ اور جو لوگ آپ کی ذریت کے عقائد سے الگ عقائد اختیار کریں گے۔ وہ یقیناً گمراہ ہوں گے یہ منطقی نتیجہ ہے جو ان الفاظ سے نکلتا ہے۔

جیسا کہ ہم پہلے بھی کہہ چکے ہیں حضور اقدس علیہ السلام کی ذریت آج بھی کثرت میں موجود ہے۔ اور بفضل خدا آپ کی ذریت کے ہر فرد کا یہ عقیدہ ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مصلح موعود ہیں اور پھر آپ کی ذریت کے ہر فرد کا یہ عقیدہ ہے۔ الوصیت میں قدرت ثانیہ کے جو الفاظ ہیں۔ ان کے معنی خلافت المسیح ہے۔ آپ کے خاندان کا فرد فرد خلافت پر ایمان رکھتا ہے۔ یہ گویا ایک سورج کی طرح چمکتی ہوئی دلیل ہے کہ وہی

ربوہ

ربوہ کو آ کے دیکھ مقدس ہے یا نہیں؟
ہر سنگریزہ غیرتِ پارس ہے یا نہیں؟

وادی کہ تھی قدیم سے جو غیر ذی زرع
باغِ بہشت میوۂ نورس ہے یا نہیں؟

وہ فرشِ خار زار، گلِ رنگ رنگ سے
اب کمخواب و مخمل و اطلس ہے یا نہیں؟

چھایا ہوا ہے نورِ سجود و درود کا
ابلیس اس نواح میں بے بس ہے یا نہیں؟

تنویرؔ آزما کے جو چاہے وہ دیکھ لے
ربوہ میں جو دعا ہو فلک رس ہے یا نہیں؟ تنویر

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

مورخہ ۱۱، ۱۲، ۱۳ جنوری ۱۹۶۸ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

امسال رمضان المبارک دسمبر کے پہلے ہفتہ میں شروع ہوا ہے۔ اس لئے جلسہ سالانہ کی تاریخیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۱، ۱۲، ۱۳ جنوری ۱۹۶۸ء بروز جمعرات جمعہ ہفتہ مقرر فرمائی ہیں۔

احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس بابرکت جلسہ میں شامل ہونے کی کوشش کریں

(ناظر اصلاح و ارشاد)

لوگ صراط مستقیم پر ہیں۔ جو خلافت المسیح سے وابستہ ہیں۔ اس سے پیشگوئی کے مندرجہ ذیل الفاظ کی حقیقت بھی واضح ہو جاتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا وہ غالب رہیں گے۔

لہٰذا آپ کے خالص اور دلی محب وہی ہو سکتے ہیں جو ان عقائد پر قائم ہوں جو عقائد آپ کی ذریت کے عقائد ہیں۔ اور جو آپ کی ذریت کے خالص اور دلی محب ہیں۔ کیونکہ آپ کی ذریت کے خالص اور دلی محب ہی آپ کے بھی خالص اور دلی محب ہو سکتے ہیں۔ شاخیں درخت سے علیحدہ نہیں ہوتیں جو درخت کی شاخوں کو پسند کرتا ہے گویا وہ خود درخت کو پسند کرتا ہے۔

(باقی)

قرآنِ کریم کی ایک آیت سے مولانا عبید اللہ صاحب سندھی کا استدلال

اور

وفاتِ مسیح کا اعلان

(مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

الفضل کی اشاعت مورخہ ۱۶ر جون ۱۹۶۷ء میں "مشہور عالم مولانا عبید اللہ سندھی کی طرف سے وفاتِ مسیح علیہ السلام کا اعتراف" کے زیرِ عنوان خاکسار کا ایک مضمون شائع ہوچکا ہے اسی سلسلہ میں آیت "وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ۔" کے بارے میں مولانا نے جو استنباط کیا ہے وہ درج ذیل کرتا ہوں۔ غیر احمدی علماء عام طور پر اس آیت سے یہ استدلال کرتے ہیں:۔

"کوئی اہلِ کتاب (یہودی) نہیں مگر وہ حضرت عیسےٰ پر ضرور ایمان لائے گا اس کی موت سے قبل یعنی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے مرنے سے پہلے سب یہودی ان پر ایمان لے آئیں گے۔ چونکہ وہ اب تک ایمان نہیں لائے اس لئے ماننا پڑے گا کہ آپ اسی جسم کے ساتھ آسمان پر زندہ موجود ہیں اور آخری زمانہ میں جب آئیں گے تو تمام یہودی ان پر ایمان لے آئیں گے۔"

لیکن مولانا عبید اللہ صاحب سندھی نے اس کے برعکس آیت کا مفہوم حسبِ ذیل الفاظ میں بیان فرما کر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات کا اعلان فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"قولہ (وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ)

قال النسفی الضمیر فی (بہٖ) یرجع الی اللہ او محمد علیہ السلام والثانی الی الکتابی قولہ وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ راجع آیۃ (۱۵۳) یَسْئَلُکَ اَھْلُ الْکِتٰبِ ...... الخ ھؤلاء السائلون (ان منھم لیومنن بہ قبل موتہ) ای من ھؤلاء السائلین لیؤمنن بہٖ قبل موتہ۔ لنا فی ھٰذا نظریۃ خاصۃ وھی ان حاصل الآیۃ ھو ان ھؤلاء السائلین لایبقی احد منھم الا و یومن بالنبی۔

والایمان عندنا اعم من ان یکون بالطاعۃ او یکون فی صورۃ الخضوع بعد القھر والجبر۔ فمن اطاع سلطاننا حکما وان کان کارھا لذالک وبالاجبار علیہ فانہ یصح عندی ان یقال فی حقہ انہ امن بہ۔

فضمیر (مَوْتِہٖ) یرجع الی الکتابی۔ ویمکن ارجاعہ الی النبی لان فی قولہ (یَسْئَلُکَ اَھْلُ الْکِتٰبِ) قبل ھٰذہ الآیۃ جاء ذکر النبی وقد ارجع النسفی فی المدارک ضمیر قولہ تعالیٰ (وَلَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ) الی النبی ومعنی ذالک ان جمیع الیھود الموجودین بالحجاز یومنون بالنبی قبل وفاتہ ای یقبلون حکمہ ویخضعون لہ طوعا اوکرھا اخراجا او اماتۃ۔

فاذا کان کذالک فلا حاجۃ الی القول بنزول المسیح وانہ یومن بہ اھل الکتاب بعدہ وان ذالک نصا یتلی فی کتاب اللہ بل ان ذالک من استنباطات بعضھم اورأی موافق لروایۃ فقط۔ فنحن ندع ھؤلاء ورأیھم من غیر معارضۃ ولھم ان یعتقدوا ماشاؤا۔"

(الھام الرحمان فی تفسیر القرآن صفحہ ۲۳۰)

یعنی امام نسفی نے کہا ہے کہ "لیومنن بہٖ" میں بہٖ کی ضمیر یا تو اللہ تعالیٰ کی طرف اور یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف راجع ہے اور "قبل موتہٖ" میں جو ضمیر ہے وہ کتابی کی طرف پھرتی ہے۔ گویا آیت کا مطلب یہ ہوا کہ اس آیت سے قبل کی آیت "یَسْئَلُکَ اَھْلُ الْکِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَیْھِمْ کِتٰبًا" میں جن اہلِ کتاب کا ذکر ہے ان میں سے بعض اپنے مرنے سے قبل رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئیں گے۔ لیکن میرا اس آیت کے بارے میں ایک خاص نظریہ ہے اور وہ یہ کہ آیت کا حاصل مطلب یہ ہے کہ "یَسْئَلُکَ اَھْلُ الْکِتٰبِ ...... الخ" والی آیت میں جن سائلین کا ذکر ہے ان میں سے کوئی ایک بھی باہر نہیں رہے گا بلکہ سب کے سب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئیں گے۔ اور میرے نزدیک ایمان رضا و رغبت کے ساتھ اطاعت اختیار کرلینے کو بھی کہتے ہیں اور جابرانہ غلبہ کے بعد ماتحتی اختیار کر لینے کو بھی۔ پس جو شخص بادشاہ کی حکماً اطاعت کرتا ہے اگرچہ وہ دل میں ناپسند ہی کرتا ہو تو میرے نزدیک اس کے بارے میں یہ کہنا درست ہوگا کہ وہ اس پر ایمان لایا ہے۔

تو (قَبْلَ مَوْتِہٖ) میں ضمیر کتابی کی طرف راجع ہوگی اور اس کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف پھیرنا بھی درست ہے کیونکہ اس سے پہلی آیت میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر آچکا ہے اور امام نسفی نے مدارک تفسیر میں "لیومنن بہٖ" میں ضمیر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف راجع کی ہے۔ پس آیت کا مفہوم یہ ہوا کہ تمام یہودی جو حجاز میں موجود ہیں وہ حضور کی وفات سے قبل ہی آپ پر ایمان لے آئیں گے یعنی آپ کی حکومت کو قبول کرلیں گے اور آپ کی ماتحتی طوعاً وکرھاً تسلیم کرہی لیں گے۔ پھر ان کو خواہ وہاں سے نکال دیا جائے یا موت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔

الغرض جب صورتِ حال یہ ہے تو ہمیں یہ کہنے کی کوئی ضرورت نہیں کہ مسیح نازل ہوں گے اور پھر ان پر اہلِ کتاب ایمان لائیں گے۔ اور نہ اس بارے میں قرآنِ کریم میں کوئی نص موجود ہے بلکہ یہ بعض لوگوں کا اپنا ذاتی استنباط ہے یا محض انفرادی رائے ہے جو کسی ضعیف روایت کی بناء پر قائم کرلی گئی ہے۔ لیکن ہم ایسے لوگوں کو ان کی رائے کے ساتھ چھوڑتے ہیں۔ وہ جو چاہیں اعتقاد رکھیں۔"

الغرض مولانا عبید اللہ صاحب سندھی مرحوم نے بڑی وضاحت اور کھلے الفاظ میں وفاتِ مسیح علیہ السلام کا اعتراف کیا ہے اور اپنے مخصوص انداز میں تمام متنازعہ فیہ آیات کو حل کیا ہے۔

خاکسار غلام احمد فرخ
مربی حیدر آباد

درخواستِ دعا

خاکسار کی والدہ محترمہ موضع گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ میں بیمار ہیں احباب سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

مبارک احمد قمر
متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

اراکین مجلس انصار اللہ

جملہ اراکین مجلس انصار اللہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ مجلس کا مالی سال ۳۱ر دسمبر کو ختم ہو رہا ہے آپ کے ذمہ اس سال کا جس قدر چندہ بقایا ہے وہ مہربانی کرکے فوری طور پر ادا کردیں تاکہ آپ کے زعیم صاحبان اسے وقت کے اندر مرکز میں بھجوا سکیں۔ اس نیک کام میں مرکز کے ساتھ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

رمضان — حصولِ تقویٰ کا ذریعہ ہے

(مکرم نذیر احمد صاحب خادم چک ۱۸۲/۷-آر ڈاک خانہ کھچی والا ضلع بہاولنگر)

صدق نیت سے روزے رکھنے، اللہ تعالیٰ کی خصوصی عبادات کے بجالانے اور اس کی تمام برکات وفیوض سے وافر حصہ پانے کی توفیق وسعادت بھی درحقیقت صرف اللہ تعالیٰ کے فضل ورحم سے ہی حاصل ہوسکتی ہے جیساکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خدا کی ہی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شے خدا ہی سے طلب کرنی چاہیئے کہ وہ قادرِ مطلق ہے۔ وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی طاقت روزہ کی عطا کرسکتا ہے اس لئے مناسب ہے کہ ایسا انسان جو روزہ رکھنے سے محروم رہا جاتا ہے دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم آئندہ سال رہوں یا نہ رہوں یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کرسکوں یا نہ۔ اس لئے اُس سے توفیق طلب کرے۔ مجھے یقین ہے کہ ایسے قلب کو خدا طاقت بخش دے گا۔"

(الحکم ۱۵ دسمبر ۱۹۰۲ء)

روزہ — حصولِ تقویٰ کا ذریعہ

ارشادِ نبویؐ ہے:۔

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ

یقیناً اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہوتا ہے۔

جیسی نیت اور ارادہ ہو ویسی ہی مراد اور اجر اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔ چونکہ تمام اعمال کی قبولیت یا عدمِ قبولیت انسان کی نیت پر موقوف ہے اِس لئے ہمیں اپنے روزوں کو پورے صدق و اخلاص اور حُسنِ نیت کے ساتھ محض رضائے الٰہی کے حصول کے لئے پورے کرنے کی کوشش اور دعا کرنی چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہو۔"

نیز فرمایا:۔

"اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔"

(کشتی نوح)

اللہ تعالیٰ نے روزوں کی غرض بھی تقویٰ وخدا خوفی قرار دی ہے جس کے نتیجہ میں انسان ہر قسم کی اخلاقی اور روحانی کمزوریوں سے پاک ہوجاتا ہے۔

ارشادِ باری ہے:۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔

(البقرہ ع ۲۳)

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پر (بھی) روزوں کا رکھنا (اسی طرح) فرض کیا گیا ہے جس طرح اُن لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔"

آیتِ کریمہ میں لفظ 'صیام' بھی اِسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے کیونکہ صوم یا صیام کے لغوی معنی ہیں کسی کام سے اجتناب کرنا اور رُک جانا۔ اسلامی اصطلاح میں اِس سے مراد یہ ہے کہ پَو پھٹنے سے لے کر غروبِ آفتاب تک اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کی خاطر کھانے پینے اور دوسرے مخصوص ممنوع امور سے اجتناب کرنا۔ اِس مفہوم کے مطابق روزہ کا احترام اِس امر کا تقاضا کرتا ہے کہ روزہ دار اُن چیزوں کے استعمال یا کھانے پینے سے اجتناب کرنے کے علاوہ جن کے استعمال یا کھانے پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اُن تمام لغو حرکات، افعال یا کلمات سے بھی مجتنب رہے جو خدا و رسولؐ کے فرمودات کے خلاف ہوں اور اُنہیں ناپسند ہوں۔ مثلاً:۔ جھوٹ، بدزبانی وفحش گوئی، بدنظری، چغلی، عیب جینی، ظلم وتعدی، چوری، خیانت، رشوت، فتنہ و فساد اور بغاوت وغیرہ۔

جو لوگ کھانے پینے سے صرف باز رہ کر سمجھ لیتے ہیں کہ روزہ کا حق ادا ہو گیا وہ اپنے آپ کو دھوکا اور خسارہ میں رکھتے ہیں۔ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

رُبَّ صَائِمٍ لَیْسَ لَهٗ مِنْ صِیَامِهٖ اِلَّا الْجُوْعُ۔

(سنن ابنِ ماجہ)

کہ "بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جنہیں اُن کے روزہ کا سوائے بھوکا رہنے کے کوئی فائدہ نہیں ملتا۔"

نیز فرمایا:۔

مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَیْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ۔

(صحیح بخاری)

کہ "جو شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہیں چھوڑتا اللہ تعالیٰ کو اُس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔"

اِسی طرح صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ سرورِ کائناتؐ نے فرمایا کہ:۔

"روزے ڈھال ہیں اِن میں کوئی شخص فحش اور جہالت کی باتیں نہ کرے اور اگر کوئی آدمی اُس سے لڑے یا اُسے گالی دے تو وہ دو دفعہ یہ کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔"

اِن فرموداتِ نبویؐ سے واضح ہے کہ صرف کھانا پینا ترک کرنے سے ہی روزہ کا حق ادا نہیں ہوجاتا بلکہ روزہ اُسی صورت میں روزہ ہوگا جبکہ ہم پورے صدق اور خلوص نیت کے ساتھ ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کو مقدم رکھتے ہوئے اُسے نبھائیں اور ہمارے روزے ہمیں ہر قسم کی اخلاقی و روحانی برائیوں سے بچائیں، ہمیں تقویٰ کا جامہ پہنائیں۔ اور ہماری وہی حالت ہو جائے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

"چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔"

(کشتی نوح)

اگر ہم اپنے اندر یہ پاک تبدیلی پیدا کرلیں تو پھر یقیناً ہمارے روزے "لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ" کے الٰہی منشاء کو پورا کرنے والے ہوں گے اور ہم یقیناً اللہ تعالیٰ کی اُن رحمتوں اور برکتوں سے حصہ پانے والے ہوں گے جو اس نے اپنے فضل واحسان سے اِس ماہِ مبارک کے ساتھ مخصوص فرمائی ہیں۔

اللہ تعالیٰ رمضان کی برکات حاصل کرنے کی ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

تحریکِ جدید کے دفتر سوم کی اہمیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتر سوم کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اپنے خطبہ مؤرخہ ۳۰ جون ۱۹۶۷ء میں فرمایا:۔

"پس تحریک جدید کے دفتر سوم کی طرف خصوصاً احمدی مستورات اور عموماً وہ تمام احمدی مرد اور بچے اور جوان جنہوں نے ابھی تک اس طرف توجہ نہیں کی وہ اس طرف متوجہ ہوں اور اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کی کوشش کریں۔"

قارئین کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ دفتر دوم کے ساتھ اب دفتر سوم کا بھی خاص خیال رکھیں اور ہر احمدی کو اس میں شامل کرنے کی کوشش فرمادیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار "الفضل" خود خرید کر پڑھیں

ایمان و معرفت میں ترقی کرنے کا ایک خاص ذریعہ

جلسہ سالانہ

(مکرم ملک رفیق احمد صاحب نسیم ربوہ)

ہمارا جلسہ سالانہ وہ بابرکت جلسہ ہے جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھی اس کی اغراض و مقاصد دین اسلام کے غلبہ کے دن کو جلد از جلد لانا، دوستوں کے لئے ملاقات کے مواقع پیدا کرنا، اپنی جماعت کی تربیت اور دوسروں تک احمدیت کا پیغام پہنچانا ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسہ کی بنیاد رکھتے ہوئے جماعت کے ان غرباء کا خاص خیال رکھا جو بار بار مرکز میں آنے کی مقدرت نہیں رکھتے۔ حضور نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا:۔

"کم مقدرت احباب کیلئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اس جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں اور اگر تدبیر اور قناعت شعاری سے تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ کے لئے ہر روز یا ماہ بماہ جمع کرتے جائیں۔ اور الگ رکھتے جائیں تو بلا دقت سرمایہ سفر میسر آجائے گا گویا یہ سفر مفت میسر ہو جائیگا"

(شہادۃ القرآن) [?] (سرمہ چشم آریہ)

حضور نے اس امید کا اظہار کیا ہے کہ احباب کام کاج چھوڑ کر کم از کم تین دن ضرور مرکز سلسلہ میں تشریف لا کر روحانی انعامات کے وارث بنیں گے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"پس چاہیئے کہ صحابہؓ کی طرح اپنے کاروبار چھوڑ کر یہاں بار بار اور عرصہ تک صحبت میں رہو تاکہ تم وہ دیکھو جو صحابہ نے دیکھا"

(الحکم ۱۰ فروری ۱۹۰۱ء)

حضور مرکز سلسلہ میں بار بار آنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"دین تو چاہتا ہے کہ مصاحبت ہو پھر مصاحبت ہو۔ پھر مصاحبت سے گریز ہو۔ تو دینداری کے مغز کی امید کیوں رکھتا ہے ہم نے بارہا اپنے دوستوں کو نصیحت کی ہے۔ اور پھر کہتے ہیں کہ وہ بار بار یہاں آکر رہیں اور فائدہ اٹھائیں مگر بہت کم توجہ کی جاتی ہے لوگ ہاتھ میں ہاتھ دے کر دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں مگر اس کی پرواہ کچھ نہیں کرتے۔ یاد رکھو قبریں آوازیں دے رہی ہیں اور موت ہر وقت قریب ہوتی جا رہی ہے۔ ہر ایک سانس تمہیں موت کے قریب کرتا جاتا ہے اور تم اسے فرصت کی گھڑیاں سمجھتے جاتے ہو۔ اللہ تعالیٰ سے مکر کرنا مومن کا کام نہیں ہے۔ جب موت کا وقت آ گیا پھر ایک ساعت آگے پیچھے نہ ہوگی۔ وہ لوگ جو اس سلسلہ کی قدر نہیں کرتے اور انہیں کوئی عظمت اس سلسلہ کی معلوم ہی نہیں ان کو جانے دو۔ مگر ان سب سے بدقسمت اور اپنی جان پر ظلم کرنے والا تو وہ ہے جس نے اس سلسلہ کو شناخت کیا اور اس میں شامل ہونے کی فکر کی لیکن اس نے کچھ قدر نہ کی۔ وہ لوگ جو یہاں آکر میرے پاس کثرت سے نہیں رہتے رہے اور ان باتوں کو جو خدا تعالیٰ ہر روز اپنے سلسلہ کی تائید میں ظاہر کرتا ہے نہیں سنتے اور دیکھتے۔ وہ اپنی جگہ کیسے ہی نیک متقی اور پرہیزگار ہوں۔ مگر میں یہی کہوں گا کہ جیسا چاہیئے انہوں نے قدر نہ کی۔ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ تکمیل علمی کے بعد تکمیل عملی کی ضرورت ہے پس تکمیل عملی بدوں تکمیل علمی کے محال ہے اور جب تک یہاں آکر نہیں رہتے تکمیل علمی مشکل ہے"

(الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۱ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے درد بھرے دل کے ساتھ اپنی جماعت کو مرکز میں بار بار آنے کی تلقین کی ہے۔ خاص طور پر جلسہ سالانہ کے دنوں میں۔ آپ نے اس جلسہ کو احمدیوں کے ایمان کے لئے بطور معیار مقرر کیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ کونسا احمدی ہے جو دین کو دنیا پر ترجیح دیتا ہے۔ اور کونسا احمدی ہے جو دنیا کو دین پر ترجیح دیتا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ مرکز سلسلہ میں بار بار آکر بزرگوں کی صحبت میں رہ کر اور اپنے بھائیوں سے مل کر ایمان کو تازگی نصیب ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ دین و دنیا میں کامیابی کے وسائل پیدا کر دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ فرمایا

"لوگ میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر یہ تو کہہ دیتے ہیں کہ دین کو دنیا پر ترجیح دوں گا لیکن یہاں سے جا کر اس بات کو بھول جاتے ہیں وہ کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اگر وہ یہاں نہ آئینگے دنیا نے ان کو پکڑ رکھا ہے اگر دین کو دنیا پر ترجیح ہوتی تو وہ دنیا سے فرصت پا کر یہاں آتے"

(بدر ۱۷ نومبر ۱۹۱۱ء)

پس ہمیں بار بار مرکز میں آنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور صالحین کے پاس جا کر فضل خداوندی کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ نے بیعت کے بعد بار بار مرکز میں آنے کو ضروری قرار دیا ہے۔ آپ نے بارہا اس کی وضاحت فرمائی کہ میں بیعت لیتے وقت جو تم سے اقرار لیتا ہوں کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ تو اس میں میرے مدنظر تمہارا امتحان ہوتا ہے تا میں دیکھوں کہ تم دنیاوی کاروبار پر اسلامی امور کو ترجیح دیتے ہو یا نہیں۔ اور ترجیح کو دیکھنے کا ایک پیمانہ آپ نے جلسہ سالانہ رکھا تا احمدی احباب اس موقعہ پر حاضر ہو کر یقین و معرفت حاصل کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ پر آنے کی تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"آج میں پیغام دیتا ہوں کہ خدا کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے آپ اپنے جلسہ سالانہ پر ضرور آئیں۔ جہاں تک ممکن ہو اور جہاں تک اللہ تعالیٰ آپ کو طاقت اور استطاعت بخشے آپ اس میں شمولیت کی کوشش کریں۔"

(خطبہ جمعہ ۲۶ نومبر ۱۹۶۵ء)

جلسہ سالانہ کے فوائد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ سالانہ کے بہت سے فوائد بیان فرمائے ہیں۔ میں ان میں سے چند ایک ان ہی کے الفاظ میں یہاں بیان کرتا ہوں۔

۱۔ تکمیل علمی کے بعد تکمیل عملی کی ضرورت ہے۔ پس تکمیل عملی بدوں تکمیل علمی محال ہے اور جب تک یہاں آکر نہیں رہتے۔ تکمیل علمی مشکل ہے۔

(الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۱ء)

۲۔ وہ لوگ جو یہاں آکر میرے پاس کثرت سے نہیں رہتے اور ان باتوں سے جو خدا تعالیٰ ہر روز اپنے سلسلہ کی تائید میں ظاہر کرتا ہے نہیں سنتے اور دیکھتے۔ وہ اپنی جگہ پر کیسے ہی نیک اور متقی اور پرہیزگار ہوں۔ مگر میں یہی کہوں گا کہ جیسا چاہیئے انہوں نے قدر نہ کی۔

(الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۱ء)

۳۔ حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کو سننے کے لئے اور دعا میں شامل ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے"

(سرمہ چشم آریہ)

۴۔ اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی۔ کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے۔

(سرمہ چشم آریہ)

۵۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں سے یہ ہوگا کہ ہر ایک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے بھائیوں کا منہ دیکھ لیں گے (سرمہ چشم آریہ)

۶۔ اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اسکے لئے دعائے مغفرت کی جائیگی

سرمہ چشم آریہ

۷۔ اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزوجل شانہٗ کوشش کی جائے گی۔ (سرمہ چشم آریہ)

۸۔ اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی نئی ۲ روحانی فوائد اور منافع ہوں گے۔ جو انشاء اللہ اپنے وقت پر ظاہر ہوتے رہیں گے (سرمہ چشم آریہ) دعا ہے اللہ ہمیں اس جلسہ سالانہ پر حاضر ہونے اور حقیقی رنگ میں اسکے فوائد سے متمتع ہونے کی توفیق دے۔ آمین۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے (۳) وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرما لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۰۵۱

میں شوکت سلطانہ زوجہ محمد اکرم خورشید صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ۔۔۔۔۔۔ ساکن دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۶/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند ۔۔۔۔ ۱۵
زیورات طلائی کانٹے ۲½ تولے گلوبند ۲½ تولے کڑے ۲ تولے رنگ بالیاں ۴ ماشہ نگہ ۲ ماشہ نتھنی ایک تولہ سوئی ۶ ماشہ انگوٹھی دو عدد ۲ ماشہ کل وزن ۱۰ تولے مالیتی -/۱۲۳۵ روپیہ
زیور نقرئی پازیب ۴ تولہ انوکھے ۱۰ تولے کل وزن ۵۰ تولے مالیتی -/۱۲۵ روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار خاوند کی طرف سے جیب خرچ ملتا ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ شوکت سلطانہ بقلم خود زوجہ محمد اکرم خورشید
گواہ شد:۔ رانا عبدالستار دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد:۔ ولایت خان سیکرٹری مال دارالنصر غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۱۹۰۵۲

میں امۃ الرشید شوکت بنت حکیم محمد اسمٰعیل صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہ سندہ لودھ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۶/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے کانٹے طلائی دو جوڑی انگوٹھی طلائی ایک عدد کل وزن ۲½ تولے مالیتی -/۲۲۰ نقد -/۵۰۰ روپیہ۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ امۃ الرشید شوکت بنت حکیم محمد اسمٰعیل صاحب
گواہ شد:۔ بشارت الرحمٰن صدر محلہ دارالرحمت غربی ربوہ۔ گواہ شد:۔ شیخ محمد سعید۔ صدر محلہ دارالرحمت غربی ربوہ

مسل نمبر ۱۹۰۵۳

میں شیخ منور احمد ولد شیخ مبارک احمد صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علمی عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں مجھے اس وقت -/۳۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ شیخ منور احمد ۲۵/۲/۶۲
گواہ شد:۔ منشی رمضان علی صدر دارالصدر شرقی ربوہ۔
گواہ شد:۔ شیخ مبارک احمد سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ۔

مسل نمبر ۱۹۰۵۴

میں عبدالرحمان ولد خان بہادر مولوی غلام حسن صاحب مرحوم قوم افغان نیازی پیشہ پنشنر عمر ۷۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پشاور حال ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) ۳۴۷۵ روپے ۲۷ پیسے بذریعہ پاس بک ۱۸۸۹۸۷ ڈاکخانہ نمبر ۷ منڈی پشاور شہر میں موجود ہے (۲) مبلغ پانصد روپیہ سٹینڈرڈ بنک شاخ چوک یادگار پشاور میں جمع ہیں (۳) مبلغ بیس ہزار روپیہ اپنے بھانجے محمد افضل خان کو کاروبار میں لگانے کے لئے دے رکھے ہیں ۴۔ مبلغ -/۱۹۵ روپیہ کے قومی انعامی بانڈ خریدے ہوئے ہیں۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۵ روپے ماہوار آمد بصورت پنشن ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد عبدالرحمان بقلم خود
گواہ شد:۔ غلام محمد اختر ناظر صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد محمد حسین انچارج شعبہ رشتہ ناطہ ربوہ۔

مسل نمبر ۱۹۰۵۵

میں خاتون بیگم زوجہ ملک محمد حسین صاحب قوم گجے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۳۲ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰ روپیہ۔ زیور کانٹے طلائی ایک جوڑی وزنی ایک تولہ مالیتی -/۱۲۵ روپیہ انگوٹھی دو عدد وزنی ایک تولہ مالیتی -/۱۲۵ روپیہ۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ خاتون بیگم بقلم خود
گواہ شد:۔ ملک محمد حسین خاوند موصیہ
گواہ شد:۔ محمد بخش انبالوی دارالرحمت وسطی ربوہ۔

مسل نمبر ۱۹۰۵۶

میں غلام فاطمہ زوجہ کریم اللہ صاحب قوم چیبہ راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۲۰ ڈیری خادم ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵-۶-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر -/۵۰۰ روپیہ۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا غلام فاطمہ
گواہ شد:۔ راجہ احمد خان صدر موصیان چک نمبر ۲۰ ڈیری خادم
گواہ شد:۔ محمد سعد معلم اصلاح و ارشاد وصیت نمبر ۱-۵-۶

مسل نمبر ۱۹۰۵۷

میں محمود احمد جنجوعہ ولد میاں محمد ابراہیم جنجوعہ قوم جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈنگہ ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۲۰ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ محمود احمد جنجوعہ محلہ گھر ڈیوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات حال تعلیم الاسلام مڈل سکول کھیوال ضلع گجرات
گواہ محمود احمد عارف دفتر وصیت ربوہ گواہ شد:۔

فدیۃ الصیام کی رقوم نظارت خدمت درویشان میں بھجوائی جائیں

علمائے سلسلہ کی طرف سے روزنامہ الفضل کی گزشتہ متعدد اشاعتوں میں رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت اور اس سے متعلق ضروری احکام اور شرائط بیان ہو چکے ہیں۔ نیز فدیہ کے بارہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مذہب اور آپ کا عمل بھی بالوضاحت بیان ہو چکا ہے۔

پس ایسے اصحاب جو شیخ فانی ہونے کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے انہیں چاہیئے کہ وہ فدیہ ادا کریں۔ اور وہ احباب جو معمول مرض میں مبتلا ہیں یا سفر پر ہیں انہیں اجازت ہے کہ وہ اور دنوں میں روزہ رکھ لیں۔ لیکن ان میں سے وہ لوگ جن کو آسودگی حاصل ہو اور وہ ایک شخص کو کھانا کھلا سکتے ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ ایک مسکین کو کھانا بطور فدیہ رمضان دے دیا کریں۔ اور یہ فدیہ بصورت نقدی بھی دیا جا سکتا ہے۔

نظارت خدمت درویشان سالہا سال سے فدیہ کی رقوم مستحقین تک پہنچانے کی خدمت سرانجام دے رہی ہے۔ لہٰذا ایسے بھائی اور بہنیں جنہوں نے فدیہ رمضان ادا کرنا ہے وہ راہ مہربانی یہ رقوم ناظر خدمت درویشان کے نام پر جلد بھجوانے کا انتظام فرمائیں تاکہ یہ رقوم اسی مہینہ کے اندر مستحقین تک پہنچائی جا سکیں۔

(ناظر خدمت درویشان)

ضروری اعلان

ہمارے پاس رعایتی قیمت پر دینے کے لئے مندرجہ ذیل لٹریچر موجود ہے جماعتوں کو جس کتاب کی ضرورت ہو طلب فرمائیں۔ محصول ڈاک اس رعایتی قیمت کے علاوہ ہو گا

۱۔ اسلامی اصول کی فلاسفی	۵۰-۱ روپیہ
۲۔ قرآنی انوار (خطبات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ) آرٹ پیپر	۲۵-۱ روپے پیسے
۳۔ " " " سفید ولایتی کاغذ	۸۸-۰
۴۔ امن کا پیغام (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ انگلستان کی انگریزی تقریر کا اردو ترجمہ)	۲۵-۰
۵۔ الحجۃ البالغہ (وفات مسیحؑ) مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ عنہ	۶۲-۰
۶ چار تقریریں متعلقہ حضرت مسیح موعودؑ " " "	۰۰-۲
۷ تبلیغ ہدایت	۲۵-۲
۸۔ غلبہ حق (متعلق غیر مبائعین)	۲۵-۲
۹۔ مقام خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم	۵۰-۱
۱۰۔ شان مسیح موعود متعلق غیر مبائعین	۵۰-۰
۱۱۔ حافظ کمیر پوری کے وساوس کا ازالہ	۵۰-۰
۱۲۔ بشارات ربانیہ	۱۲-۰
۱۳۔ مجموعہ تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء	۵۰-۱
۱۴۔ " " " ۱۹۶۲ء	۰۰-۲
۱۵۔ نبوت و خلافت کے متعلق اہل پیغام اور جماعت احمدیہ کا موقف	۵۰-۰

(ناظر اصلاح و ارشاد)

امانت تحریک میں روپیہ رکھوائیے

اس لئے کہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریک ہے۔

امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہم سب کا فرض ہے۔

یہ ایک الہامی تحریک ہے

امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھنا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی

(افسر امانت تحریک جدید)

جامعہ احمدیہ کی بلند پایہ

مطبوعات

	قیمت
۱۔ فردوس گم گشتہ (گوتم بدھ کی تعلیمات اشوک کے کتبوں میں) مصنفہ شیخ عبدالقادر	۳۱ پیسے
۲۔ انجیل مرقس کا آخری ورق (مخطوطہ یونان میں انجیل مرقس کے ایک قدیم نسخہ کا انکشاف) مصنفہ شیخ عبدالقادر	۲۵ پیسے
۳۔ مصر کے آثار قدیمہ سے ایک نئی انجیل کا انکشاف (مصنفہ شیخ عبدالقادر)	۱۹ پیسے
۴۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام (اپنی تحریروں کی رو سے) (مولفہ سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ)	۲۰ روپے
۵۔ ایک مسلم کی عیسائی سے گفتگو (بزبان انگریزی) (مصنفہ فضل الہٰی انوری)	۳۷ پیسے
۶ SPIRIT OF THE AHMADIA MOVEMENT. مصنفہ صوفی عبدالغفور	ایک روپیہ

علاوہ ازیں مجلۃ الجامعہ اور البشریٰ بھی جامعہ کے معیاری علمی سہ ماہی رسالے ہیں ان کا سالانہ چندہ علی الترتیب چھ روپے اور پانچ روپے اندرون پاکستان ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ جامعہ احمدیہ ربوہ

ماہ رمضان المبارک

ہم بڑی خوشی سے امسال بھی اپنے ہاں کے طبع کردہ تمام قرآنوں پر ماہ رمضان المبارک کی خاص الخاص رعایت دینے کا اعلان کرتے ہیں یہ رعایت ۳۱ دسمبر ۱۹۶۷ء تک جاری رہے گی آج ہی ایک کارڈ بھیج کر کتاب خیر و برکت مفت منگائیے اس کتاب میں الاسماء الحسنیٰ مع معنے اور تشریح پوری تفصیل کے ساتھ شائع کی گئی ہے اور اس بابرکت کتاب میں تاج کمپنی کی تمام مطبوعات مع رعایت رمضان المبارک درج کر دی ہیں

تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳ کراچی

جواہر مہرہ عنبری

خاص طور پر دل کی طاقت کے لئے مفید ہے اور اس کے علاوہ مقوی اعصاب بھی ہے ۴ گول -/۱۰ روپے

حب ذہب

اعصابی کمزوری اور جھڑوں کے درد کثرت ریاح معدہ کی خرابی کے لئے مفید ہے قیمت مکمل کورس ۲۰ یوم دس روپے۔

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب فرمائیں

رجسٹرڈ ہومیوپیتھک ڈاکٹر صاحبان

اپنا رجسٹرڈ نمبر اور پتہ لکھ کر "کیورٹو سسٹم" یعنی جدید ہومیوپیتھی کی بعض مجرب ادویات کے نمونے مفت حاصل کریں۔ مفید نسخہ جات پر مشتمل لٹریچر ہر شخص مفت حاصل کر سکتا ہے۔

کیورٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمیو گولبازار ربوہ

بجلی کا سامان تیار کرنے والی واحد فرم

جے پی آئی

خاص کوالٹی وون پلگ سفید پورسلین

جمیل پلاسٹک انڈسٹریز سرگودہا

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

روزہ انسان کی نجات کا موجب اور خود اس کے اپنے فائدہ کے لئے ہے

اس کے نتیجہ میں اس کے اندر روحانی قابلیت پیدا ہوتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان کی عظیم الشان برکات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

روزہ خود انسان کی نجات کا موجب اور خود اس کے اپنے فائدے کے لئے ہے یہی نہیں کہ اس سے انسان اللہ تعالیٰ کا حکم ماننے کی وجہ سے اس کے فضلوں کا وارث ہوتا ہے بلکہ اس کے علاوہ اس کے اندر ایسی قابلیتیں پیدا ہو جاتی ہیں جو اسے خدا تعالیٰ کے قریب کر دیتی ہیں۔ پھر جسمانی طور پر بھی اس میں فوائد ہیں۔ انسان کو دنیوی لذائذ سے بچنے کا موقع ملتا ہے گویا یہ ایک قسم کی چلہ کشی ہوتی ہے انسان عموماً تیس دن چلہ کشی کرتا ہے اور اپنے آپ کو ایک حد تک لذائذ سے روکتا ہے۔ اس سے اس میں روحانی قابلیت پیدا ہو جاتی ہے۔ انسان کے لئے حکم ہے کہ وہ اخلاق الٰہیہ اپنے اندر پیدا کرے جیسا کہ فرمایا

تخلقوا باخلاق اللہ

اور روزہ رکھنے سے ایک رنگ میں خدا تعالیٰ سے مشابہت پیدا ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کھانے پینے سے کلی طور پر منزہ ہے لیکن انسان چونکہ کلی طور پر کھانا پینا ترک نہیں کر سکتا اس لئے روزہ سے اسے اس حد تک اللہ تعالیٰ سے مشابہت پیدا کرنے کا موقع دیا گیا جس حد تک اس کے لئے ممکن ہے گویا ان دنوں میں انسان ایک رنگ میں ملائکہ سے مشابہ ہوتا ہے جو مادی غذاؤں سے پاک ہیں اور ایک رنگ میں خدا تعالیٰ سے جو کھانے پینے سے بالکل پاک ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ روحانی وجود بھی غذا کے ایسے ہی محتاج ہوتے ہیں جیسے جسمانی کیونکہ اگر وہاں غذا ضروری نہ ہوتی تو جنت میں غذاؤں کا کوئی ذکر نہ آتا جہاں صرف روحیں ہی جائیں گی ملائکہ بھی غذا کھاتے ہیں مگر اور قسم کی۔ غرضیکہ دنیا کا ہر چھوٹے سے چھوٹا ذرہ اور ہر بڑی سے بڑی مرکب چیز بھی اپنے رنگ کی غذا کی محتاج ہے اور تمام مادی اور روحانی اشیا کی بقا کے لئے خوراک ضروری ہے لیکن دونوں کی غذا میں فرق ہوتا ہے۔ غذا سے بالکل پاک اللہ تعالیٰ کی ذات ہے باقی جس قدر چیزیں ہیں فرشتے، آسمان، زمین، زندے مردے سب غذاؤں کے محتاج ہیں لیکن ہر ایک کی غذا الگ الگ ہے صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جو غذا کی محتاج نہیں کیونکہ اسے فنا نہیں۔ ہر فنا ہونے والے کے لئے بدل تحلیل ضروری ہوتا ہے تو روزہ کے دنوں میں غذا سے ایک حد تک اجتناب اللہ تعالیٰ سے مشابہت پیدا کر دیتا ہے غذا کم ہونے سے انسان کی روحانی بصیرت تیز ہوتی ہے روحانی وجودوں کی غذائیں چونکہ لطیف تر ہوتی ہیں اس لئے وہ رویت الٰہی کر سکتے ہیں یہی وجہ ہے کہ رویت الٰہی کامل مرنے کے بعد ہی حاصل ہوتی ہے کیونکہ وہاں غذا لطیف ہوگی جس سے روحانی بصیرت بڑھ جاتی ہے ملائکہ کی جسمانی آنکھیں نہیں ہوتیں بلکہ ان کی روحانی بینائی انسان کی نسبت بہت تیز ہوتی ہے تو رمضان سے انسان کی روحانی تربیت مکمل ہوتی ہے جس سے اس کی روحانی بصیرت تیز ہو جاتی ہے اور وہ خدا تعالیٰ کے ایسے فیوض جذب کرنے کے قابل ہو جاتا ہے جن کو وہ رمضان کے بغیر نہیں کر سکتا تھا رمضان ہی کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے اگر میرے بندے سوال کریں کہ خدا کہاں ہے تو کہہ دے کہ میں قریب ہی ہوں یوں تو ہمیشہ ہی خدا تعالیٰ قریب ہوتا ہے اور پھر جو بندہ اسے پکارتا ہے وہ تو اسے پہچانتا ہے پھر یہاں سائل کا کیا مطلب ہوا۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ جب میرا بندہ رمضان کے متعلق سوال کرتا ہے کہ روزے سے خدا کی رضا کس طرح حاصل ہو سکتی ہے تو اس کا جواب یہ دے کہ روزے سے انسان خدا تعالیٰ کے قریب ہو جاتا ہے جس کی ظاہر صورت یہ ہے کہ روزہ دار کی دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں یہی وجہ ہے کہ یہاں اجیب دعوۃ الداعین نہیں فرمایا بلکہ صرف الداع فرمایا جس کے معنے ہیں کہ ہر پکارنے والے کی نہیں بلکہ روزہ دار پکارنے والے کی دعا کی جاتی ہے پس رمضان کی ایک برکت تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اور ملائکہ سے مشابہت پیدا ہوتی ہے دوسرے خدا تعالیٰ کی قربت حاصل ہو جاتی ہے اور تیسرے یہ کہ دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں۔"

(روزنامہ الفضل ۱۹ راگست ۱۹۴۵ء)

وقف جدید کے لئے پچاس ہزار روپیہ چندہ کی اپیل

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ ۶۷/۱۰/۷ میں احمدی بچوں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:

"میں آج احمدی بچوں سے اپیل کرتا ہوں کہ اے خدا اور اس کے رسول کے بچو! اٹھو اور آگے بڑھو اور تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں وقف جدید کے کام میں جو رخنہ پڑ گیا ہے اسے پر کر دو۔ اور اس کمزوری کو دور کر دو جو اس تحریک کے کام میں واقع ہو گئی ہے۔"

پھر فرمایا:-

"پس اے احمدیت کے عزیز بچو اٹھو اور اپنے ماں باپ کے پیچھے پڑ جاؤ اور ان سے کہو کہ ہمیں مفت میں ثواب مل رہا ہے آپ ہمیں اس سے کیوں محروم کر رہے ہیں آپ ایک اٹھنی ہمیں ماہوار دیں کہ ہم اس فوج میں شامل ہو جائیں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ دلائل و براہین اور قربانی اور ایثار اور فدائیت اور صدق و صفا کے ذریعہ اسلام کو باقی ادیان پر غالب کرے گی۔ تم اپنی زندگی میں ثواب لوٹتے رہے ہو اور ہم بچے اس سے محروم رہے ہیں۔ آج ثواب حاصل کرنے کا ایک دروازہ ہمارے لئے کھولا گیا ہے ہمیں چند پیسے دو کہ ہم اس دروازے میں سے داخل ہو کر ثواب حاصل کریں۔ اور خدا تعالیٰ کی فوج کے ننھے منے سپاہی بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔" آمین۔

(ناظم مال وقف جدید)

جماعت کراچی میں معاونین خاص میں اضافہ

مکرم عبدالرحیم صاحب مدہوش رحمانی۔ سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ کراچی بعض نئے معاونین خاص کے حسب ذیل کوائف ارسال فرما کر ان کے لئے دعا کے طالب ہیں

نام	وعدہ گزشتہ	وعدہ سال رواں
۱- مکرم نعیم احمد خان صاحب مع اہل و عیال	۸۶۰	۱۰۰۰
۲- " حبیب اللہ صاحب بٹ "	۷۹۶	۱۰۰۰
۳- " چوہدری جلال الدین صاحب	۵۰۰	۱۰۰۰
۴- " چوہدری منیر احمد صاحب ڈبرڈ کمپنی	۱۱۵۰	۱۵۰۰

قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست دعا

خاکسار کا لڑکا بعمر ساڑھے تین ماہ جو کہ تقریباً ۲ ماہ سے انتڑیوں میں سوزش کے باعث بیمار چلا آرہا ہے ان دنوں تشویشناک طور پر بیمار ہے۔ کافی علاج معالجہ کے باوجود بیماری میں بجائے کمی کے اضافہ ہوا ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ ہمارا شافی خدا محض اپنے فضل سے شفائے کاملہ عطا فرمائے (حمید الدین کاتب الفضل)

ماہ نومبر ختم ہو چکا ہے قائدین مجالس سے التماس ہے کہ ماہ نومبر کی رپورٹ مقررہ فارم پر جلد سے جلد دفتر مرکزیہ کو ارسال کر دیں (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴